السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''کیا یہ حدیث صحیح ہے : ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسن فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کے آثار اپنے بندے پر دیکھے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میری (ظاہری) حالت خراب تھی تو آپ نے فرمایا : کیا تمھارے پاس مال ہے ؟ میں نے کہا : جی ہاں! آپ نے فرمایا : کس قسم کا مال ہے ؟ میں نے کہا : ہر قسم کا مال ہے، اونٹ، غلام، گھوڑے اور بھیڑ بکریاں سب کچھ ہے تو آپ نے فرمایا : «اذااٰتاک اللہ مالا فلیر علیک» جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اس کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہیے۔ (مسند احمد ۳/۴۷۳ح ۱۵۸۸۸، وسندہ صحیح وصححہ ابن حبان ۵۳۹۲/۵۴۱۶ والحاکم ۴/ ۱۸۱ ح ۷۳۶۴ ووافقہ الذہبی

یہ روایت بلحاظِ سند و متن بالکل صحیح ہے۔ اسے ابوداود (ح ۴۰۶۳) اور نسائی (۸/ ۱۸۱ ح ۵۲۲۵، ۵۲۲۶) نے بھی ''ابو اسحاق السبیعی عن ابی الاحوص بن مالک بن نضلة عن ابیہ'' کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابو اسحاق کی یہ روایت اختلاط سے پہلے کی ہے اور انھوں نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ والحمد للہ

سنن ابی داود کے الفاظ درج ذیل ہیں :

(فاذا آتاک اللہ مالا فلیر اثر نعمة اللہ علیک وکرامتہ» پس جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اللہ کی نعمت اور سخاوت کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہیئے۔ (طبع دار السلام ح ۴۰۶۳»

) سنن نسائی میں اسی مفہوم کی روایت ہے، امام ترمذی نے یہ روایت مختصراً بیان کرنے کے بعد فرمایا : ''ھذا حدیث حسن صحیح'' (البر والصلة باب ما جاء فی الاحسان والعفوح ۲۰۰۶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(من انعم اللہ علیہ نعمة فان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی خلقہ» جسے اللہ اپنی نعمت عطا فرمائے تو اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی مخلوق پر اس کی نعمت کا اثر نظر آئے۔ (مسند احمد ۴/۴۳۸ح ۱۹۹۳۴، وسندہ صحیح»

خلاصہ یہ کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص498

محدث فتویٰ